REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

یوم شنبہ ۸ شعبان ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۲ نئے پیسے

جلد ۴۹/۱۴ ۶ تبلیغ ۱۳۳۹ ہش ۶ فروری سنہ ۱۹۶۰ء نمبر ۲۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب —

ربوہ ۵ فروری بوقت ۱۰ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ احباب جماعت درد والحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ اور کام کرنے والی لمبی زندگی عطا کرے۔

آمین اللھم آمین

جماعت احمدیہ مشرقی افریقہ کی سترھویں کامیاب سالانہ کانفرنس

کانفرنس میں مبلغین کرام کے علاوہ کثیر تعداد میں ایشیائی اور افریقی نمائندگان کی شرکت

جماعت ہائے احمدیہ مشرقی افریقہ (کینیا کالونی۔ ٹانگانیکا۔ یوگنڈا) کی ۱۷ویں سالانہ کانفرنس احمدیہ مسجد نیروبی میں ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۹ء کو زیر صدارت جناب شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ وعدل منعقد ہوئی۔ جس میں افریقین اور ایشین۔ نمائندوں کے علاوہ مبلغین کرام بھی شامل ہوئے۔

کانفرنس کے ایجنڈے میں کل ۱۸ تجاویز تھیں۔ جو مختلف جماعتوں کی طرف سے موصول ہوتے پر سائیکلوسٹائل کر کے کانفرنس سے دو ہفتہ قبل بیرونی جماعتوں کو بھجوائی گئی تھیں۔ اسی طرح آمد و خرچ ۶۰۔۱۹۶۱ء بھی تجویز کر کے نمائندگان کو قبل از وقت بھجوایا گیا تھا۔ تاکہ وہ اپنی جماعتوں سے مشورہ کر کے کانفرنس میں شامل ہوں۔

پروگرام کے مطابق کانفرنس کے پانچ اجلاس ہوئے جن میں سے دو مشترکہ تھے۔ اور ایک تبلیغی کمیٹی کا اور چوتھا مالی کمیٹی کا اجلاس تھا پانچویں میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ۱۹۵۳ء کے جلسہ سالانہ کی ریکارڈ شدہ تقریر ۴ گھنٹے تک سنائی گئی۔ جس کا ریکارڈ محترم ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب آف بورنیو کی مہربانی سے حاصل ہوا تھا۔

کانفرنس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ ارشاد کی تعمیل میں حاضرین سے تبلیغی جد و جہد کو تاقیامت جاری رکھنے کا عہد لیا گیا۔ محترمی رئیس التبلیغ صاحب نے اختتامی دعا سے قبل احباب کو کانفرنس کی اہمیت بتائی اور اس کے دن بدن وسیع تر اور کامیاب تر ہونے کے لئے خاص کوشش اور دعا کی طرف توجہ دلائی۔

متعدد اہم تجاویز کے علاوہ کانفرنس میں بجٹ آمد و خرچ سنہ ۱۹۶۰۔ ۱۹۶۱ء بھی منظور کیا گیا۔ جو ایک لاکھ پینتیس ہزار دو سو پچاس شلنگ پر مشتمل تھا۔

علاوہ ازیں متعدد ریزولیوشن بھی پاس ہوئے ان میں سے ایک ریزولیوشن میں کینیا یوگنڈا۔ اور ٹانگانیکا کی حکومتوں سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اپنے علاقوں کے سکولوں میں مذہبی تعلیم کا انتظام کریں۔ نیز مذہبی عبادت گاہوں کے لئے بلا اجرت زمینیں دی جائیں۔ تاکہ حکومت مادیت کے خلاف جنگ میں رعایا کا ہاتھ بٹا سکے۔

الغرض یہ کانفرنس نہایت کامیابی اور خیر و خوبی سے مورخہ ۲۷ دسمبر بروز اتوار ایک پُر سوز اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ کانفرنس کے ایام میں نماز تہجد کا التزام بھی جاری رہا۔ اور اس طرح احباب کو آپس میں ملنے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے کا موقعہ ملا۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک

(مفصل روئداد آئندہ)

بشارت احمد صاحب کیلئے خاص دعا کی تحریک

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے بشارت احمد صاحب ابن محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان لیبارٹری یرقان بہت بیمار ہیں۔ اور سخت کمزور ہو چکے ہیں۔ خوراک بالکل ہضم نہیں ہوتی۔ سول ہسپتال منٹگمری میں علاج ہو رہا تھا۔ مگر مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ منٹگمری بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ تشویشناک حالت کے پیش نظر انہیں اب لاہور لے جایا جا رہا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ عزیز بشارت احمد سلمہ کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔ خاکسار مرزا بشیر احمد ۴ فروری ۱۹۶۰ء

مکرم امین اللہ خان صاحب سالک اعلائے کلمۃ الحق کی غرض سے امریکہ جانے کیلئے ربوہ سے کراچی روانہ ہو گئے

ریلوے اسٹیشن پر اہلِ ربوہ نے انہیں دلی دعاؤں سے رخصت کیا

ربوہ ۵ فروری۔ مبلغ اسلام مکرم امین اللہ خان صاحب سالک اعلائے کلمۃ الحق کی غرض سے امریکہ تشریف لے جانے کی غرض سے کل مورخہ ۴ فروری ۱۹۶۰ء کو صبح دس بجے کے قریب چناب ایکسپریس کے ذریعہ کراچی روانہ ہو گئے۔ اہل ربوہ نے بہت بھاری تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچکر اپنے مجاہد بھائی کو پُر جوش اسلامی نعروں کے درمیان دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ دیگر احباب کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نیز صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے دیگر ناظر و وکلاء حضرات۔ اور تعلیم الاسلام کالج کے ممبران اسٹاف بھی اسٹیشن پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ اظہار خوشی کے طور پر احباب نے مکرم سالک صاحب کو بکثرت پھولوں

(باقی صفحہ ۸)

یوم مصلح موعود کی دعائیہ فہرست

امسال جن مجاہدین تحریک جدید کے وعدے یوم مصلح موعود (۲۰ فروری ۱۹۶۰ء) سے پہلے پہلے سو فیصدی ادا ہو جائیں گے۔ ان کے ناموں پر مشتمل فہرست انشاء اللہ سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کی جائے گی۔ اس عظیم الشان سعادت کو حاصل کرنے کے لئے ہر مجاہد کو سعی بلیغ کرنی چاہیئے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ر فروری ۱۹۶۰ء

قابلِ غور

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے دو نہایت ہی ضروری اور قابل غور خطبات الفضل کی حالیہ اشاعتوں میں شائع ہوئے ہیں۔ یہ دونوں خطبات حضور ایدہ اللہ نے ۱۹۳۲ء میں فرمائے تھے اور ظاہر ہے کہ جس بات کو امام وقت اپنے خطبات کا موضوع بناتا ہے وہ وقت کے لحاظ سے نہایت اہم اور قابل غور ہوتی ہے۔ و تقت حضور ایدہ اللہ نے ان خطبات میں قادیان کے احمدی دوکانداروں کو کچھ ہدایات دی ہیں جو چاہیئے کہ ہر ہمارے تجارت پیشہ احباب بلکہ ہر پیشہ ور کے زیر نظر رہیں تجارت یا کوئی دوسرا پیشہ انسان اپنی روزی کمانے کے لئے اختیار کرتا ہے اور یہ قدرتی امر ہے کہ انسان زیادہ سے زیادہ دولت کمانے کا خواہشمند ہوتا ہے۔ اسلام میں زیادہ سے زیادہ کمانا ناجائز نہیں ہے تاہم اسلام نے کمائی کے طریق کار پر کچھ اخلاقی پابندیاں بھی عاید کی ہیں۔ جن کا ملحوظ رکھنا ضروری ہے ورنہ ڈر رہتا ہے کہ تقوےٰ کے رد سے انسان چاہ ضلالت میں نہ گر جائے۔

ہر پیشہ میں خواہ تجارت ہو یا جوتے بنانے کا کام اسلام میں تقویٰ اولین شرط ہے۔ اگر ہم تقوےٰ کو ملحوظ رکھیں تو ہماری کمائی عنداللہ حلال ہوگی ورنہ حرام۔ افسوس ہے جیسا کہ ان خطبات سے ظاہر ہوتا ہے بعض احمدی بھی ایسے ہیں جو رزق کمانے میں تقویٰ کو چھوڑ دیتے ہیں اور ہوس مال و زر میں دیانتداری کی راہ سے بھٹک جاتے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اگرچہ یہ خطبات ۱۹۳۲ء میں قادیان کے تجارت پیشہ احباب کے لئے فرمائے تھے تاہم ان کی افادیت ہمیشہ کے لئے ہے اور ہمارے موجودہ تجارت پیشہ احباب پر بھی چسپاں ہوتے ہیں۔

جب یہ خطبات فرمائے گئے تھے اس وقت زمانہ ارزاں تھا۔ اشیاء کی قیمتیں آج کی نسبت کئی گنا کم تھیں۔ اسلئے آج تو یہ اور بھی ضروری ہوگیا ہے کہ عام ضروریات زندگی کی تجارت کرنے والے زیادہ محتاط ہوں اور نہ صرف بددیانتی سے پرہیز کریں بلکہ سستی کو بھی ترک کریں۔ ذیل میں ہم دوبارہ خطبہ کا متعلقہ حصہ نقل کرتے ہیں تاکہ تجارت پیشہ دوست اس کی اہمیت کو محسوس کریں اور اگر ان میں یہ نقائص پائے جاتے ہوں تو ان کو دور کریں۔

یہاں ایک بات ہم یہ بھی عرض کر دینا چاہتے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ نے "نگرانی" کی طرف توجہ دلائی ہے۔ یقیناً عہدیداروں کا یہ فرض ہے کہ وہ صحیح نگرانی کریں۔ لیکن سوچا جائے تو ایک احمدی دوکاندار کے لئے یہ بڑی شرمناک بات ہے کہ وہ "نگرانی" کا محتاج ہو۔ ایک احمدی کو تو چاہیئے کہ وہ ایسی شکایت کا موقع ہی نہ پیدا ہونے دے ہمیں یاد ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چند سال ہوئے گول بازار ربوہ کی ایک تقریب میں جو دوکانداروں کی طرف سے منعقد کی گئی تھی۔ ربوہ کے دوکانداروں کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ یہاں مثالی خرید و فروخت کی منڈی ہونی چاہیئے اور ارد گرد کے لوگ ربوہ سے اشیاء خریدنے کو دوسرے قصبوں کی نسبت ترجیح دیں۔ ہمارے تجارت پیشہ احباب کو غور کرنا چاہیئے کہ انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس ہدایت پر کہاں تک عمل کیا ہے اور اس ضمن میں کیا ترقی کی ہے۔ اب ہم خطبہ مطبوعہ الفضل ۳ فروری ۱۹۶۰ء کا متعلقہ حصہ یہاں نقل کرتے ہیں :۔

"میں نے گذشتہ خطبہ میں جماعت کے دوستوں کو دوکانداروں کی اصلاح کی طرف توجہ دلائی تھی میرے اس خطبہ کے نتیجہ میں مختلف محلوں کے عہدیداروں نے دوکانداروں کا جائزہ لیا تو بعض جگہ باٹوں میں کمی دیکھی گئی جس کی اصلاح کی طرف انہیں توجہ دلائی گئی۔ بعض جگہ چیزیں ناقص دیکھی گئیں اور ان کے ازالہ کی تاکید کی گئی اسی طرح بعض جگہ یہ ثابت ہوا کہ مٹھائیوں والے خراب اور ناقص گھی استعمال کرتے ہیں۔ اس عیب کو دور کرنے کے لئے بھی کارروائی کی گئی۔ لیکن یہ کام ایک دن کا نہیں کہ اسکے بعد ہمیں توجہ کرنے کی ضرورت نہ ہو۔ دوکانداروں میں دو قسم کے لوگ ہوا کرتے ہیں۔ ایک وہ جو سستی اور غفلت سے خراب چیزیں مہیا کرتے ہیں اور دوسرے وہ جو بددیانتی سے خراب چیزیں دیتے ہیں۔ لیکن نہ تو سستی ایسی چیز ہے جو کسی کے ایک دفعہ کہنے سے دور ہو جائے اور نہ بددیانتی ایک دفعہ کے توجہ دلانے سے دور ہو سکتی ہے۔ اس لئے میں پھر کارکنوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں درحقیقت بازار کا انتظام کرنا کوئی آسان بات نہیں ہوتی جو لوگ سست ہوں ان کی سستی ایک دن میں دور نہیں ہو سکتی۔ اور جو بددیانت ہوں۔ ان کی دیانت بھی ایک دن میں قائم نہیں ہو جاتی۔ اس لئے تمام محلوں کے عہدیداروں کو ایسے آدمی مقرر کرنے چاہئیں۔ جو متواتر دوکانوں کی نگرانی رکھیں۔ لیکن اس کام کے لئے کسی دوکاندار کو مقرر نہیں کرنا چاہیئے ورنہ اس کے مخالف ہو جائیں گے اور اسے نقصان پہنچے گا۔ پس دوکانداروں پر نگران کسی دوکاندار کو مقرر نہ کیا جائے بلکہ اور لوگوں کے سپرد یہ ڈیوٹی کی جائے اور اس نگرانی پر مداومت اختیار کی جائے اور ایسے اصول مقرر کئے جائیں۔ جن کے ماتحت تاجروں کی اصلاح ہو جائے مثلاً اشیاء کے نرخ کا معاملہ ہے یہاں کے تاجروں کا یہ طریق ہے کہ جتنے نرخ پر ان کا جی چاہے اشیاء بیچتے ہیں حالانکہ اگر اس اصل کو تسلیم کر لیا جائے تو دنیا میں سوائے تباہی کے کچھ نہ رہے اور نظام عالم درہم برہم ہو جائے۔ اسلام نے اپنی تعلیم میں اس اصل کو کبھی تسلیم نہیں کیا لیکن چونکہ یہ تفصیلات بیان کرنے کا موقعہ نہیں اس لئے مختصر طور پر میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اسلام نے جو اشیاء کی خرید و فروخت کے متعلق اصل بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ یہ خرید و فروخت دونوں میں معقولیت پائی جانی چاہیئے نہ دوکاندار کا نقصان ہو۔ نہ خریدار کا۔

میں نے پچھلے دنوں ہی اس کا تجربہ کیا مجھے اپنے بچوں کی شادی کے موقع پر کچھ مٹھائی کی ضرورت پیش آئی۔ ریٹ دریافت کئے گئے۔ تو ہندوؤں نے جو ریٹ بتائے اس سے ڈیوڑھے ریٹ احمدی دوکانداروں نے بتائے ...

. . . .

... اور وجہ یہ بتائی کہ ہم اچھا اور خالص گھی ڈالتے ہیں مگر لطیفہ یہ ہوا کہ جب میرے پچھلے خطبہ کی بناء پر نگرانی کی گئی تو اسی دوکاندار کا گھی جس نے کہا تھا کہ ہم خالص اور بہتر گھی مٹھائیوں میں استعمال کرتے ہیں۔ ردی اور ناقص پایا گیا تو عدم نگرانی کی وجہ سے اس قسم کے نقص پیدا ہو جاتے ہیں۔ پھر یہی نہیں بلکہ بعض چیزوں کے ریٹ میں دگنا فرق پایا گیا یہ بھی ایسا نقص ہے جس کا ازالہ ہونا ضروری ہے۔ پس عہدیداروں کو چاہیئے کہ وہ نہ صرف یہ دیکھا کریں کہ دوکاندار عمدہ اور صاف ستھری چیزیں رکھیں۔ جو صحت کے لئے کسی پہلو سے بھی مضر نہ ہوں۔ بلکہ یہ بھی دیکھیں کہ بھاؤ کے لحاظ سے بھی گاہکوں کو نقصان نہ پہنچایا کرے۔ مجھے ان چیزوں دہاتی مثال پہنا

جماعت احمدیہ کی اکتالیسویں مجلس مشاورت

مورخہ ۸۔۹۔۱۰ اپریل ۱۹۶۰ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی اکتالیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۸۔۹۔۱۰ شہادت ۱۳۳۹ھش مطابق ۸۔۹۔۱۰ اپریل ۱۹۶۰ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار ربوہ میں ہوگا۔ انشاء اللہ

جماعتہائے احمدیہ اپنے نمائندہ کا حسب قواعد انتخاب کرکے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

جماعت احمدیہ غانا کا پنتیسواں (۳۵) سالانہ اجتماع

ملک کے طول و عرض سے پانچ ہزار اشخاص کی شرکت

احباب جماعت کی طرف سے ۲۰ ہزار روپے سے زائد کے نقد عطیہ جات

زائد از ۴۸ ہزار پونڈ کے بجٹ کی منظوری

از مکرم فضل الٰہی صاحب انوری بی۔ ایس سی واقف زندگی مقیم غانا بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

(۳)

دوسرا دن یکم جنوری ۱۹۶۰ء
بروز جمعۃ المبارک
پہلا اجلاس

پہلے اجلاس کی کارروائی ۸ بجے قرآن کریم کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ جو مسٹر عثمان سلیم نے کی۔ تلاوت کے بعد محترم و مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی نے احمدیت کے مستقبل پر تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ جب انسان اپنے ذہنی ارتقا کی اس منزل کو پہنچ گیا۔ جہاں پر وہ خدائی کلام کا بوجھ برداشت کر سکتا تھا۔ تو انبیاء کا سلسلہ شروع ہوا۔ دنیا میں آنے والے انبیاء دو قسم کے تھے۔ ایک وہ جو نئی شریعت اور نیا دستور حیات دنیا کے لئے لائے۔ اور دوسرے وہ جو پہلی شریعت اور دستور کو جاری اور مستحکم کرنے والے تھے۔ ان دونوں گروہوں کے ساتھ ان کے مفوضہ کام کے اعتبار سے خدا تعالیٰ کا سلوک بھی مختلف رہا ہے۔ پہلے گروہ کا ظہور اس بجلی کی مانند ہوا جو اپنی چمک سے ساری دنیا کو خیرہ کر دیتی ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے متبعین کے بارے میں فرماتا ہے اشداء علی الکفار رحماء بینھم جس سے مراد یہ ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام دشمنوں کے مقابلے میں ایک چٹان کی حیثیت رکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جو دستور العمل آپ لائے وہ نہ صرف یہ کہ آپ کی زندگی میں ہی پوری شان کے ساتھ قائم ہو گیا۔ بلکہ اس نے ۴۰ سال کے اندر دنیا کے ایک تہائی حصہ کو اپنے استداد میں لے لیا۔ دوسری قسم کے انبیاء اس سرسبز و نازک شاخ کی مانند ہوتے ہیں۔ جو زمین کو پھاڑ کر نکلنے کے بعد آہستہ آہستہ بڑھتی اور پھیلتی ہے اور پھر ایک وقت آنے پر وہ مضبوط اور تناور درخت کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ آپ نے بتایا کہ احمدیت کا مستقبل بہت شاندار ہو گا۔ اور اس کے آثار ابھی سے رونما ہیں۔ ابھی احمدیت کو قائم ہوئے ایک صدی بھی نہیں گزری۔ کہ اس کی شاخیں تمام دنیا میں پھیل چکی ہیں۔ آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے بتایا کہ ابتلا آئیں گے مگر خدا ان کو دور کرنے کے خود سامان بہم پہنچا کر اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ مگر ضرورت ہے کہ جو کام ہمارے سپرد ہوا ہے ہم اس کی ادائیگی میں غفلت نہ برتیں۔

محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد چوہدری نذیر احمد صاحب ایم۔ ایس سی نے اسلام اور امن عالم کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ آج دنیا اپنے تاریک ترین دور میں سے گزر رہی ہے۔ دنیا کی تمام قومیں ایک دوسرے کے خلاف نبرد آزما نظر آتی ہیں۔ اور ہر قوم دوسری پر تفوق جتانے کے لئے ہر ممکن کوشش اور ہر جائز و ناجائز اسالیب اختیار کر رہی ہے۔ بھیڑیے بھیڑ کا لبادہ اوڑھ کر دنیا کو امن اور آشتی کا پیغام دے رہے ہیں۔ فساد فی الارض منافرت اور باہمی کشمکش کا بازار گرم ہے۔ غلط فہمیاں اور بدگمانیاں اپنی انتہا کو پہنچ چکی ہیں۔ امن کے قیام کے لئے قوموں کے بلند بانگ دعووں کے باوجود نتائج اس کے برعکس نکل رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ اپنے دعووں میں مخلص اور دیانتدار نہیں۔ گزشتہ چالیس سالوں میں جنگ کو روکنے کی تمام تر کوششیں بیکار جاتی ہیں۔ ابھی دنیا نے دوسری جنگ عظیم سے بمشکل نجات پائی تھی۔ کہ ایک اور عالمی جنگ کا مہیب آنکھوں کے سامنے پھرتا نظر آ رہا ہے۔ اقوام متحدہ کا عالمی ادارہ انسانیت کی خدمت کے لئے سر توڑ کوشش کر رہا ہے۔ مگر جہاں تک عالمی جنگ کو روکنے کا تعلق ہے۔ اس کی کوششیں کامیاب ہوتی نظر نہیں آ رہیں۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا کہ دنیا کی اس نازک ترین حالت کے اندر امید کی ایک جھلک بھی نظر آتی ہے۔ وہ خدا جو آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا اور ان کا مالک ہے۔ اس نے اس دکھ کا حل بھی پیدا کیا ہے فاضل مقرر نے قرآن کریم کی آیات سے استدلال کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا۔ کہ اسلام کے اصول ہی حقیقی امن کو قائم کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ان میں سے اہم ترین یہ ہے کہ . . . .

اسلام قومی تفوق کو پسند نہیں کرتا۔ محض ایک قوم کے ساتھ تعلق رکھنے کی وجہ سے کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے افضل نہیں ہو سکتا اسلام میں "بادشاہ کے خدائی حق" کی قسم کی کوئی چیز نہیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ بتا کر کہ ہم نے انسان کو ایک ہی منبع سے پیدا کیا مساوات کا دائمی اصول پیش کیا ہے۔ اور اسی کی مزید تفسیر میں فرمایا ہے۔ کہ کوئی قوم کسی دوسری قوم کو حقیر نہ سمجھے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے معزز ترین وہ شخص ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہے۔ اسی لئے اسلام کے بانی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں۔ اور نہ ہی عجمی کو عربی پر۔ فاضل مقرر نے اسلامی جنگوں کی ضرورت اور جواز پر روشنی ڈالتے ہوئے واضح کیا کہ جنگ کی اجازت مسلمانوں کو صرف اسی حالت میں دی گئی۔ جب ان پر ظلم کی انتہا ہو گئی۔ مگر اس صورت میں بھی حکم یہ تھا۔ کہ صرف انہی لوگوں سے جنگ کرو۔ جو تم سے کرتے ہیں۔ اور جنگ جاری رکھنے کی اجازت صرف اس وقت تک ہے جب تک کہ فتنہ باقی ہے۔ اور یہ کہ

تحریکِ وصیّت

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

مرسلہ۔ سکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ

"تیسرا مسئلہ وصیت کا ہے۔ یہ خدا نے ہمارے لئے ایک نہایت ہی اہم چیز رکھی ہے۔ اور اس ذریعہ سے جنت کو ہمارے قریب کر دیا ہے۔ پس وہ لوگ جن کے دل میں ایمان اور اخلاص تو ہے۔ مگر وہ وصیت کے بارے میں سستی دکھلاتے ہیں۔ میں انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ وصیت کی طرف جلدی بڑھیں۔ انہی سستیوں کی وجہ سے دیکھا جاتا ہے کہ بعض بڑے بڑے مخلص فوت ہو جاتے ہیں۔ ان کو آج کل کرتے کرتے موت آ جاتی ہے۔ پھر دل کڑھتا ہے اور حسرت پیدا ہوتی ہے۔ کہ کاش یہ بھی مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے۔ مگر دفن نہیں کئے جا سکتے۔ سب کے دل ان کی موت پر محسوس کر رہے ہوتے ہیں۔ کہ وہ مخلص تھے۔ اور اس قابل تھے کہ دوسرے مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے۔ مگر ان کی ذرا سی غفلت اور ذرا سی سستی اس میں حائل ہو جاتی ہے۔ پھر بیسیوں ہماری جماعت میں ایسے لوگ موجود ہیں جو دسویں حصہ سے زیادہ چندہ دیتے ہیں۔ مگر وہ وصیت نہیں کرتے۔ ایسے دوستوں کو بھی چاہیئے کہ وصیت کر دیں بلکہ ایسے دوستوں کے لئے تو کوئی مشکل ہے ہی نہیں۔ پھر کئی ایسے ہیں جو پانچ پیسے فی روپیہ چندہ دے رہے ہوتے ہیں اور صرف دمڑی یا دھیلا انہیں وصیت سے محروم کر رہا ہوتا ہے۔ غرض تھوڑے تھوڑے بیسیوں کے فرق کی وجہ سے ہماری جماعت کے ہزاروں ہزار آدمی وصیت سے محروم ہیں۔ اور جنت کے قریب ہوتے ہوتے اس میں داخل نہیں ہوتے۔

پھر بعض لوگ مرض الموت میں وصیت کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ وصیت منظور نہیں ہوتی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند فرمایا ہے وصیت وہی ہے جو حیات اور زندگی میں کی جائے۔ اور خیر مشتبہ ہو۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ جو وصیت کے برابر چندہ دیتے ہیں اور ایسے سینکڑوں آدمی ہیں وہ حساب لگا کر وصیت کر دیں۔ بعض اگر غور کرینگے۔ تو انہیں معلوم ہو گا۔ کہ صرف ایک پیسہ زیادہ چندہ دینے سے ان کے لئے جنت کا وعدہ ہو جاتا ہے۔ پس جس قدر ہو سکے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وصیت کریں اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ وصیت کرنے سے ایمانی ترقی ضرور ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس زمین میں متقی کو دفن کرے گا۔ تو جو شخص وصیت کرتا ہے اسے متقی بنا بھی دیتا ہے"

(الفضل یکم ستمبر ۱۹۳۲ء)

اعتداء کسی صورت میں بھی جائز نہیں آخر میں آپ نے امن عالم کے قیام کے لئے اسلام کا یہ زریں اصول تعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان پیش کرتے ہوئے بتایا کہ جب تک دنیا اس سنہری تعلیم سے منہ موڑے گی اس کی صلح و امن کی خوابیں کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتیں۔

تقریروں کے بعد مالی قربانیوں کا سلسلہ شروع ہوا جس کی ابتداء جماعت کے ایک نہایت ہی مخلص دوست مسٹر محمد آرمقو نے اپنی تقریر سے کی۔ اس مختصر تقریر میں انہوں نے احباب جماعت کو سلسلہ کے لئے بیش از بیش قربانیوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ اکرا کا مشن ہاؤس جس کی تعمیر کا کام ابھی کی زیر نگرانی ہو رہا ہے اپنی ضرورت اور محل وقوع کے لحاظ سے بہت بڑی اہمیت کا حامل ہے اور جماعت کو اس کی جلد تعمیر کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ نیز آپ نے کہا کہ اگر جماعت کے نزدیک کوئی ایسا موزوں شخص موجود ہو جو ربوہ میں دینی تعلیم کے حصول کے لئے جانے کو تیار ہو تو وہ اس کا خرچ خود برداشت کرنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ جماعت کے تمام افراد نے ان کی اس پیشکش کو بہت سراہا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی طرف سے سو پونڈ کی نقد رقم بطور عطیہ دی جس کے ساتھ ہی جملہ احباب کی طرف سے انفرادی اور اجتماعی قربانیوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ جماعتوں نے بڑھ چڑھ کر اپنی رقوم پیش کیں اور ایک گھنٹہ کے اندر اندر ایک ہزار سے زائد پونڈ کی رقم جمع ہو گئی۔ بعض جماعتوں نے گذشتہ سال سے ہی اس موقعہ کے لئے رقمیں جمع کرنی شروع کر دی تھیں یہ عطیہ جات اس چندہ عام کے علاوہ ہیں جو جماعت کے لوگ ماہانہ چندہ کے طور پر دیتے ہیں۔ ابھی رقوم کی آمد کا سلسلہ جاری تھا کہ جلسہ نماز جمعہ کی تیاری کے لئے برخواست ہوا۔

اڑھائی بجے جمعہ شروع ہوا خطبہ جمعہ میں امیر جماعت ہائے احمدیہ غانا الحاج مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا کہ کسی چیز کی ترقی کے لئے دو چیزوں کا ہونا لازمی ہے ایک مقصد اور دوسرا حصول مقصد کا طریق۔ اسلام انسان کی پیدائش کا مقصد خدا تعالےٰ کا حصول قرار دیتا ہے جس کے لئے اس نے دو اہم طریق تجویز کئے ہیں ایک عبادت اور دوسرا دعا۔ عبادت کے مختلف معانی کی تشریح کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ اس سے مراد چند کلمات یا حرکات کا بجا لانا نہیں بلکہ اطاعت عاجزی۔ خدمت اور اوامر و نواہی پر پوری طرح عمل پیرا ہونے کے جملہ مطالب اس میں شامل ہیں۔ پھر عبادت سے مراد ہے ایسا عمل بجا لانا جس سے معبود راضی ہو وہ عمل جس میں معبود کی رضا شامل حال نہیں عبادت نہیں کہلا سکتا۔ دوسری چیز جو خدا تعالےٰ تک پہنچنے کے لئے ضروری ہے وہ دعا ہے۔ دعا انفرادی بھی ہو سکتی ہے اور اجتماعی بھی مگر خدا کی رحمت کو جس قدر اجتماعی دعا کھینچ سکتی ہے انفرادی نہیں کھینچ سکتی آپ نے اس امر پر زور دیا کہ اس زمانہ میں جو لا یبقیٰ من الاسلام الا اسمہ ولا یبقیٰ من القرآن الا رسمہ کا عملی مظہر ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ عبادت اور دعا کو اپنا شعار بنائیں۔ نماز جمعہ و عصر کے خاتمے پر گنتی ہونے پر معلوم ہوا کہ اس بار کانفرنس میں شامل ہونے والوں کی تعداد پانچ ہزار ساٹھ ہے نماز کے معاً بعد دوسرے وقت کی کارروائی شروع ہوئی جو مالی قربانیوں پر مشتمل تھی۔ یہ سلسلہ چار بجے شام تک جاری رہا اور دو سو سے زائد پونڈ کی رقم جمع ہوئی۔

تیسرا دن

پہلا اجلاس آج کا پہلا اجلاس حسب معمول تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جو علاقہ گومو آکے سرکٹ مشنری مسٹر یعقوب بن عیلے نے کی جس کے بعد پہلی تقریر خاکسار کی "امن عالم کے قیام میں اسلام کا حصہ" کے موضوع پر تھی۔ خاکسار نے یہ بتانے کے بعد کہ مذہب کا کام صرف عبادات کے اصول بتانا نہیں بلکہ ان کے ساتھ ساتھ قوموں کے لئے ایک بلند اخلاقی معیار کو بھی پیش کرنا ہے۔ اس امر کی وضاحت کی کہ اسلام کے نزدیک امن کا تصور انسانی زندگی کے ایک دائرے تک محدود نہیں بلکہ انفرادی۔ معاشرتی، اقتصادی قومی اور بین الاقوامی دوائر کے مجموعی امن کے خلاصے کا نام ہے اس کے بعد خاکسار نے ان اصولوں کو تفصیلی طور پر پیش کیا جو اسلام نے ان میں سے ہر ایک دائرے کے اندر امن قائم کرنے اور اسے برقرار رکھنے کے لئے وضع کئے ہیں۔ بعدہٗ آخر میں بتایا کہ جب تک دنیا ان اصولوں سے روگردانی اختیار کرتی رہے گی۔ حقیقی امن سے بہرہ ور نہیں ہو سکتی۔

خاکسار کے بعد اشانٹی کے ایک دوست الحاج حسن عطا۔۔۔ ایم۔ بی۔ ای نے اسلام اور عالمگیر اخوت کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ دنیا میں رنگ۔ نسل اور قومیت کی وجہ سے ایک دوسرے پر تفوق جتانے کی مصیبت شروع سے ہی چلی آئی ہے۔ عقل اخلاق و عادات اور تہذیب کے معیار کو رنگ اور قومیت کے ساتھ ناپا جاتا ہے۔ اگرچہ دوسری قومیں اور مذاہب بھی عالمگیر اخوت کے دعاوی پیش کرتے ہیں مگر اس سلسلہ میں اسلام کی تعلیم ان سب سے ممتاز ہے

اسلام نے تقویٰ کو عزت اور بڑائی کا نشان قرار دے کر نسلی امتیاز کو جڑ سے کاٹ کر رکھ دیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اگرچہ آج سے ۱۴ سو سال قبل تشریف لائے مگر آپ نے جس قسم کے مساوات کا پیغام دنیا کو دیا آج کی مہذب کہلانے والی اقوام بھی اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتیں اگر صرف نماز ہی کو لے لیا جائے تو مسلمانوں کی دولت۔ عہدہ یا پیدائش کی تمیز سے بالا ہو کر ایک ہی صف میں کھڑا ہونا ہر قسم کے احساسات تفریق و تفوق کو مٹانے والا ہے۔ آپ نے مثالوں کے ذریعہ یہ واضح کیا کہ اسلام کی پیش کردہ مساوات کو دنیا کے سب لیڈروں نے سراہا ہے۔ اسلام کے ابتدائی دور کی مثالیں پیش کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ وہ عرب قبائل جو صدیوں سے ایک دوسرے کے خلاف نبرد آزما تھے کس طرح اسلام کی آغوش میں آتے ہی ایک برادری کے رشتہ میں منسلک ہو گئے۔ یہی اسلامی اخوت جس کو خود مسلمان بھلا چکے ہیں اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت کے ذریعہ دوبارہ قائم کی جا رہی ہے

آخر میں آپ نے خود غانا کی مثال دیتے ہوئے بتایا کہ ہم جو علیحدہ علیحدہ قبائل سے تعلق رکھتے تھے آج ہم احمدیت کی بدولت بھائی بھائی بن چکے ہیں اور ہماری مثال ایسی ہی ہے جیسے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان ایک جسم کی مانند ہوتے ہیں اگر اس کے ایک عضو کو تکلیف ہو تو سارا جسم درد کرنے لگ جاتا ہے

ان کے بعد وگونا ڈسٹرکٹ کے چیف رئیس مسٹر احمد بن عبداللہ نے احمدی نوجوانوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے نوجوانوں خصوصاً سکولوں سے فارغ التحصیل نوجوانوں کو دوسروں کے سامنے ایک نمونہ پیش کرنا چاہیئے کیونکہ وہ تعلیم یافتہ ہونے کی وجہ سے دوسروں سے زیادہ سمجھنے اور سمجھانے کی اہلیت رکھتے ہیں۔

مسٹر احمد کے بعد سرکٹ مشنری مسٹر جبرئیل آدم نے اسلامی اخلاق کے موضوع پر تقریر کی اور بتایا کہ اسلام کو صرف زبان سے قبول کرنا کافی نہیں جب تک کہ اس کی بتائی ہوئی تعلیم پر عمل نہ کیا جائے۔ صرف منہ سے لا الٰہ الا اللہ کہہ دینے سے ایک شخص حقیقی طور پر مسلمان نہیں بن سکتا۔

آخری تقریر مسٹر بشیر الدین نے کی جس کا عنوان "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معجزات" تھا۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ان چیدہ چیدہ معجزات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے جو اس زمانہ میں پورے ہو چکے ہیں بتایا کہ ایک بہت بڑا معجزہ جو حضورؑ کے ہاتھ پر ظاہر ہوا وہ عربی زبان کا معجزہ تھا۔ اگرچہ آپ عربی سے بہت کم واقف تھے مگر آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے عربی زبان کا ایسا ملکہ دیا گیا کہ بڑے بڑے عالم اس معجزہ کو دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ آخر میں انہوں نے لوکل مبلغین کو ان کی ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ انہیں چاہیئے کہ اسلامی شعار کی پابندی کا خیال رکھتے ہوئے اپنے آپ کو تمام جماعت کے لئے ایک نمونہ بنائیں۔

تقریروں کے بعد عطیہ جات کا سلسلہ پھر شروع ہوا یہاں تک کہ جمع ہونے والی کل رقوم کی مقدار ڈیڑھ ہزار پونڈ کے قریب پہنچ گئی۔

جلسہ کے اختتام سے قبل محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر امیر و مبلغ انچارج جماعت احمدیہ غانا نے مختصر طور پر اللہ تعالےٰ کے ان احسانات کا ذکر کیا جو ان کے غانا کے بیس سال سے زائد قیام کے دوران میں ان پر ہوئے۔ آپ نے بتایا کہ آج سے ۲۳ سال قبل جب میں نے امارت کا چارج لیا تو جماعت کا بجٹ دو ہزار پونڈ کے قریب تھا مگر آج یہ بجٹ خدا تعالےٰ کے فضل سے کئی گنا زیادہ بڑھ چکا ہے۔ چنانچہ اس سال کا مجموعی بجٹ اڑتالیس ہزار ایک سو پینتالیس پونڈ اٹھارہ شلنگ ہے اور آپ نے خواہش ظاہر کی کہ آئندہ چند سالوں میں خدا کرے یہ بجٹ ایک لاکھ تک پہنچ جائے اس کے بعد آپ نے احباب جماعت کو حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھنے کی تحریک فرمائی۔

اسی طرح آپ نے فرمایا کہ فرانس جو صحرا میں ایٹم بم کا تجربہ کرنا چاہتا ہے جماعت کے دوستوں کو دعا کرنی چاہیئے کہ فرانس اس سے رک جائے اور اگر وہ اپنے اس ارادے سے باز نہ بھی آئے تو بھی دعا کرو کہ اللہ تعالےٰ اس ایٹم کے مضر اور تخریبی اثرات سے اس صحرا کے اردگرد رہنے والوں کو محفوظ رکھے۔ اس کے بعد آپ نے اجتماعی طور پر دعا کروا کر اس کانفرنس کو ختم کیا۔

درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد محترم چوہدری فضل دین صاحب ننگلی کنری سندھ میں چھ ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمد شفیع)

(۲) میری دادی اماں صاحبہ اہلیہ سید احمد علی صاحب مرحوم ربانوی کے آنکھ کے درد میں پہلے سے افاقہ ہے احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (شاہد جمیل ربوہ)

مشرقی افریقہ کے مشہور شہر دارالسلام کے پہلے مسلمان افریقن میئر — مبلغِ احمدیت شیخ امری عبیدی صاحب

★———(از مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ - بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)———★

مکرم شیخ امری عبیدی صاحب مبلغ انچارج دارالسلام مشن کے میئر منتخب ہو جانے کی مختصر اطلاع اس سے قبل الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ اس سلسلے میں جو تفصیلی اطلاع مشرقی افریقہ کے رئیس التبلیغ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے ارسال فرمائی ہے وہ درج ذیل کی جاتی ہے جس سے اس انتخاب کے ایمان افروز حالات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ (ادارہ)

دارالسلام شہر ٹانگا نیکا کا دارالحکومت بھی ہے۔ اور ٹانگا نیکا کی اہم بندرگاہ بھی شہر کی آبادی اسوقت ایک لاکھ اور تیس ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ سارے ٹانگا نیکا میں صرف یہی ایک شہر ہے۔ جہاں سب سے زیادہ یورپین اور ایشین کی آبادی ہے اور بوجہ تجارتی مرکز ہونے کے سب سے زیادہ سرمایہ ان ہر دو اقوام کا تجارتی کاروبار میں اس شہر میں لگا ہوا ہے۔ ٹانگا نیکا کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اس سال دارالسلام میونسپل کونسل میں تمام کونسلر بطور انتخاب آئے۔ کل تعداد کونسلرز کی چوبیس ہے۔ جن میں سے بارہ افریقن نو ایشین اور تین یورپین ہیں اس کونسل میں سابقہ میئر یورپین اور ایشین ہوتے رہے ہیں۔ گذشتہ سال کے میئر ایک ہندو تاجر تھے۔ اس سے قبل ایک مسلمان تاجر جو کہ ڈپٹی ہیں میئر تھے مورخہ ۱۵؍ جنوری ۱۹۶۰ء بروز جمعہ بعد دوپہر نئے میئر کا انتخاب تھا کل چوبیس ممبروں میں سے تیئیس حاضر تھے حسب ذیل اعداد و شمار دونوں کے اخبارات میں شائع ہوئے ہیں۔

کونسلر شیخ امری عبیدی صاحب اٹھارہ ووٹ کونسلر دیوانی (گذشتہ سال کے میئر) دو ووٹ۔ کونسلر ایورٹ (یورپین) ایک ووٹ کونسلر سعیدی مسوانیال (افریقن) ایک ووٹ۔ یہی دوست ڈپٹی میئر مقرر ہوئے ہیں۔ دارالسلام سے شائع ہونے والے روزانہ اور ہفتہ وار اخبارات میں سے سواحیلی کے اخباروں نے بالخصوص مکرم شیخ امری صاحب کے حالات لکھتے ہوئے احمدیت۔ مرکز احمدیت قادیان اور ربوہ کا بھی ذکر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے کرم کی کوئی حد نہیں۔ چند سال قبل اسی دارالسلام شہر میں ہماری شدید مخالفت ہوئی تھی۔

اسی دارالسلام شہر میں جب احمدیہ مسجد کی بنیاد رکھی جانے لگی۔ تو حکام کی طرف سے بار بار ہمیں یہ کہلا کر بھجوایا تھا کہ محتاط رہیں۔ آخر اسوقت نہایت خاموشی اور سادگی سے جماعت کے دو تین دوستوں اور اسوقت کے مبلغوں کی موجودگی میں خاکسار نے ان غیر موافقانہ حالات میں اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہوئے مسجد کی بنیاد رکھی۔ اور بنیاد رکھتے ہی دعا سے فارغ ہو کر ہم وہاں سے اپنی اپنی جگہ پر چلے گئے۔ الحمد للہ کہ وقت خیریت سے گذر گیا۔ مسجد بھی بن گئی۔ اس کا شاندار افتتاح بھی ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے غیر معمولی دلچسپی اور توجہ سے اس مسجد کے متعلق استفسار فرماتے رہے اس زمانہ کا میئر اس کوشش میں تھا کہ احمدیوں کو یہ زمین بھی نہ ملے۔ مگر خدا تعالیٰ نے وہ زمین بھی دی۔ اور بہت اعلیٰ موقع پر۔ اسی زمین پر مسجد بنی۔

اور مشن ہاؤس بھی بنا۔ اس مشن ہاؤس میں ۱۹۶۰ء کا میئر شیخ امری عبیدی احمدی مبلغ مقیم ہے۔ اس مشن ہاؤس میں میونسپلٹی کے کاغذات میئر کے دستخط کرانے کیلئے لائے جاتے ہیں اس مشن ہاؤس میں ۱۹۶۰ء کے میئر کو لوگ مبارکباد دینے کے لئے چلے آ رہے ہیں۔ اس شہر کے لوگوں نے بھاری اکثریت کے یہ جانتے ہوئے کہ یہ شخص احمدی ہے کٹر احمدی بلکہ احمدی مبلغ ہے۔ اسے بلا مقابلہ انتخاب کر کے کونسل میں بھیجا اور پھر اسے اپنے شہر کا حاکم اعلیٰ میئر منتخب کیا۔ خدا کے کام کس قدر عجیب اور دنیا والوں کی نگاہ میں عجیب تر ہیں لیکن روحانی آنکھ رکھنے والوں کے لئے یہ انقلاب کس قدر ایمان افروز ہے۔ واللہ علی کل شئی قدیر۔

مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام کس قدر سچا اور پر از حقیقت ہے "چھوٹے بڑے کئے جائیں گے"۔ چھوٹی قومیں بڑی بنائی جا رہی ہیں جن کو ادنےٰ خیال کیا جاتا تھا وہ معزز بن رہے ہیں جن کو روندا گیا۔ آخر کار وہی سرفراز ہوئے اور کس قدر مبارک ہیں وہ جن کو یہ چھوٹا سمجھا گیا۔ مگر خدا نے اپنی قدرت سے ان کو اٹھایا اور بڑا بنایا۔ وللہ الحمد علی ذالک۔

میئر کے انتخاب کے بعد دارالسلام شہر میں ایک بہت بڑی افریقن کی میٹنگ ہو رہی تھی۔ جونہی مکرم شیخ امری صاحب وہاں پہنچے افریقن نے ان کو کندھوں پر اٹھا لیا۔ اور ان کے احترام کے لئے ہزارہا کا مجمع کھڑا ہو گیا۔ اخبار "سنڈے نیوز" نے ان کے متعلق جو کچھ لکھا ہے بہت درست لکھا ہے اور پر از حقیقت لکھا ہے۔ دارالسلام شہر کی یہ نیک بختی اور ملک کے لئے بابرکت شگون ہے کہ اس قسم کے اعلیٰ کردار کا باہمت خادم دین نوجوان ان کی شہری زندگی کے معاملات میں نہ صرف نگرانی بلکہ راہنمائی کا فرض ادا کرے گا۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں اپنے اس نئے فرض کو ادا ئیگی کے اعلیٰ درجہ کی توفیق دے۔ آمین۔ اور ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین

قارئین الفضل سے میں معافی کا خواستگار ہوں نہ ارادہ تھا اور نہ ہی کوئی خیال کہ میں کوئی لمبا نوٹ لکھ دوں گا۔ چند الفاظ جو میں ابتداء میں لکھ چکا ہوں۔ صرف اسی قدر لکھنے کا خیال تھا۔ لیکن اس قدر لکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے نشانات میری آنکھوں کے سامنے ایک فلم کی صورت میں . . . . آ رہے ہیں۔ کن کن حالات میں سے ہمارے مبلغ جماعت و افراد گذرے اور کس کس رنگ میں خدا تعالیٰ کے فضل نازل ہوتے۔ اور کامیابیاں اور کامرانیاں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں اور توجہ کی برکت سے حاصل ہوئیں یہ ایک لمبی اور مزید داستان ہے۔ پھر کسی وقت پیش خدمت کروں گا۔ انشاء اللہ۔

۲۰ فروری — خوشی کا دن

۲۰ فروری جماعت احمدیہ کے لئے خوشی کا دن ہے۔ اس دن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدائے قدیر و علیم سے اطلاع پا کر دنیا کو یہ زندگی بخش پیغام سنایا۔ کہ اللہ تعالیٰ اس زمانہ کی تاریکی کو دور کرنے اور مردہ دلوں میں زندگی کی روح پھونکنے کے لئے اپنے وجود کا ثبوت دینے قرآن و صاحب قرآن کی صداقت و فضیلت کو منوانے کے لئے عنقریب ایک کامیاب اور فتح نصیب جرنیل سپاہِ محمدی کے لئے پیدا کرنے والا ہے۔ جس کی سیادت و قیادت میں دنیا بھر میں اسلام پھیلے گا۔

"خوش نصیب ہیں ہم کہ آج وہ مقدس و مظفر امام ہم میں موجود ہے اور اس کی مساعی جمیلہ سے یورپ و امریکہ میں ہم ہوا کا رُخ بدلا ہوا دیکھ رہے ہیں اور وہ دن نزدیک ہے جب اسلام کے کامل غلبہ کا نظارہ ہمارے سامنے ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

وقف جدید کی طرف سے اس خوشی کے موقع پر تحفہ کے طور پر تمام ایسے احباب کے نام دعا کے لئے حضور کی خدمت اقدس میں پیش کئے جائیں گے جنہوں نے ۱۵؍ جنوری تک تیسرے سال کے وعدے سو فیصدی ادا کر دیئے ہوں گے۔ آپ بھی اپنا وعدہ فوری طور پر ادا فرما کر اس فہرست میں اپنا نام شامل کروا سکتے ہیں۔ تمام عہدیداران سے مخلصانہ تعاون کی درخواست ہے۔

زرعی اعداد و شمار

سب کاشتکار حکومت سے تعاون کریں

پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔ اس کا سارا دارومدار کھیتی باڑی پر ہے۔ اس ملک کے کوئی نوّے فیصدی باشندے کسی نہ کسی طریقے سے کھیتی باڑی ہی کے ذریعے اپنی معاش حاصل کرتے ہیں۔ پوری آمدنی کا کوئی ساٹھ فیصدی حصّہ صرف زراعت ہی سے فراہم ہوتا ہے اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اگر ہم اپنے پورے ملک کو خوشحال اور مطمئن بنانا چاہیں تو ہمیں سب سے پہلے اپنی زراعت کو ترقی دینے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ تاکہ ملک اپنی غذائی ضرورتوں کے لئے کسی دُوسرے ملک کا محتاج نہ رہے۔ اور اپنے باشندوں کے لئے ہر قسم کی کھانے پینے کی اشیاء خود پیدا کر سکے۔ اگر یہ کام ہو جائے تو ہمارے کاشتکار بھی خوشحال ہو جائیں گے۔ اور ان کی خوشحالی کی وجہ سے شہروں کے لوگ بھی مزے سے زندگی بسر کریں گے۔ کیونکہ ان کی آمدنی کا بھی سب سے بڑا ذریعہ یہی کاشتکار ہیں۔

کھیتی باڑی کے کام کو ترقی دینے اور ملک کی غذائی ضرورتوں کو پُورا کرنے کی تدبیریں اختیار کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ سب سے پہلے ہمیں دیہاتی آبادیوں اور ان کی زرعی صورتِ حال کا پُورا پُورا علم حاصل ہو۔ اور ہر قسم کے اعداد و شمار مہیا ہو جائیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ محکمہ زراعت اور محکمہ مال نے کافی معلومات مہیا کر رکھی ہیں۔ لیکن وہ زیادہ تر صرف مالیہ کی فراہمی کی غرض سے حاصل کی گئی تھیں۔ اب ہمارے سامنے بہت بڑا کام ہے۔ جس کے لئے زیادہ مفصّل اور مکمل اعداد و شمار مطلوب ہیں۔ اس لئے حکومت نے ارادہ کیا ہے۔ کہ زرعی اعداد و شمار جمع کرنے کے لئے ایک کمیشن مقرر کر کے اس کا جال سارے ملک میں پھیلا دے۔ یہ کمیشن ۱۵ر اکتوبر سے اپنا کام شروع کر دیگا۔ اور چھ مہینے نہایت زور شور سے مصروف رہ کر اعداد و شمار مکمل کرے گا۔ اتنے بڑے ملک کے ہر شخص سے تو سوالات کرنا محال ہے۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ مغربی پاکستان کے چھتیس ہزار دیہات میں سے بیس فیصدی یعنی ۷۲۰۰ دیہات اور مشرقی پاکستان کے ۵۸۰۰ دیہات منتخب کر لئے جائیں۔ اور مغربی پاکستان کے کوئی بیس لاکھ کاشتکاروں سے اور مشرقی پاکستان کے تقریباً دس لاکھ کسانوں سے ملاقات کر کے سوالات کئے جائیں۔ اس سلسلے میں کوئی ۱۱۵ سوالات کی ایک فہرست تیار کر لی گئی ہے۔ کوئی ساڑھے سات ہزار پٹواری مغربی پاکستان کے دیہات میں پھیل جائیں گے۔ اور بیس لاکھ کسانوں سے ان کی زمین کے متعلق معلومات اور اعداد و شمار دریافت کریں گے۔ بے شمار قانونگو اور تحصیلدار اور مہتمم بندوبست پٹواریوں کے اس کام کی نگرانی کریں گے۔ یہ ۱۱۵ سوالات عنقریب شائع کر دیئے جائیں گے۔ تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے۔ کہ حکومت کن کن امور کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتی ہے

یہ ساڑھے سات ہزار پٹواری مغربی پاکستان کے دیہاتی کاشتکاروں سے پُوچھیں گے کہ تمہاری زمین کتنی ہے۔ کہاں واقع ہے۔ اس کی پیداواری حیثیت کیا ہے اس میں سے کتنی کاشت کی جا رہی ہے کتنی بے کاشت پڑی ہے۔ کتنی بنجر ہے جو زمین بے کاشت ہے۔ اس میں کاشت کیوں نہیں کی جاتی۔ آیا اس کی کاشت کے لئے حکومت سے کسی امداد کی ضرورت ہے۔ اس امداد کی کیا صورت ہونی چاہیئے آیا وہ ساری زمین یکجا ہے۔ یا اس کے ٹکڑے مختلف مقامات پر بکھرے ہوئے ہیں آبپاشی کا کیا حال ہے۔ کتنی نہری ہے کتنی چاہی ہے۔ اور کتنی بارانی۔ جو حصّہ بارانی ہے۔ اس کی آبپاشی کا کیا انتظام کیا جائے۔ ٹیوب ویل لگانے کی کہاں کہاں گنجائش ہے۔ مختلف رقبوں میں ربیع اور خریف کی فصلوں کی اجناس کیا کیا ہیں۔ غذائی اناج کون کون سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور چارے کی کیا کیفیت ہے۔ "نقد آور" اجناس کون کون سی ہیں۔ باغات کہاں کہاں ہیں۔ اور ان میں سے کون کون سے اور کتنے کتنے پھل پیدا ہوتے ہیں۔ پھلوں کی پیداوار کو کیونکر بڑھایا جا سکتا ہے اور اس میں حکومت کیا ہاتھ بٹا سکتی ہے۔

کھیتی باڑی کے آلات کا کیا حال ہے۔ کون کون سے کسان ابھی تک پُرانے زمانے کے ہل استعمال کرتے ہیں۔ کتنے کسانوں نے نئے ہل اختیار کر لئے ہیں۔ اسی طرح گڈّے وغیرہ کے لئے کس قسم کے آلات استعمال کئے جا رہے ہیں ٹریکٹر کہاں کہاں موجود ہیں۔ ہر کسان کے پاس کتنے مویشی ہیں۔ دُودھ دینے والے گوشت مہیا کرنے والے اور ہل چلانے والے۔ اناج اور دُوسری پیداوار کو منڈیوں تک پہنچانے کے کیا کیا طریقے ہیں۔ فصل کی کٹائی اور بوائی کاشت کے دنوں میں کتنے زرعی مزدور لگائے جاتے ہیں۔ اور اُن کی اُجرت کس شرح سے ادا کی جاتی ہے۔ کتنے کسان اپنی زمینوں میں کاشت کے سائنٹفک طریقے اختیار کرتے ہیں کیمیاوی کھاد کس حد تک استعمال کی جا رہی ہے۔ اور پیداوار پر اس کا کیا اثر ہے یہ بھی دریافت کیا جائیگا کہ کاشتکار اپنی زرعی ضروریات کے لئے قرضہ کہاں سے حاصل کرتا ہے اس کا سود کس شرح سے ادا کرتا ہے۔ یہ بھی معلوم کیا جائیگا۔ کہ ہر کسان کے کتنے افراد ہیں جو اس کی کاشت پر اپنے گذارے کا انحصار رکھتے ہیں۔ اور یہ لوگ کھیتی باڑی کے علاوہ اور کون کون سے دھندے کرتے ہیں۔ یہ موٹی موٹی باتیں ہیں جو کسانوں کی اطلاع کے لئے لکھ دی گئی ہیں۔ مفصل سوالات بعد میں شائع ہوں گے۔

ان معلومات اور اعداد و شمار کی فراہمی میں سب سے بڑی مشکل جو حائل نظر آتی ہے وہ بعض کسانوں کی جہالت ہے۔ ان میں سے بعض اس فراہمی اعداد کے کام کو شک و شبہ کی نظر سے دیکھیں گے۔ اور حقائق کے بیان کرنے میں تامّل کریں گے۔ ان کو دو غلط فہمیاں ہوں گی۔ ایک یہ کہ شاید حکومت مالیہ اور آبیانہ کی شرح میں کوئی اضافہ کرنا چاہتی ہے۔ اور اسی غرض سے صحیح حالات معلوم کرنا چاہتی ہے۔ دُوسرے وہ اپنے بعض رازوں کے انکشاف سے خائف ہوں گے۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اس قسم کے شکوک کا زمانہ اب گزر چکا ہے جب تک ملک میں اغیار کی حکومت تھی۔ اس قسم کے شبہات کی کوئی وجہ ہو سکتی تھی۔ لیکن اب تو اپنوں کی حکومت ہے۔ اپنا راج ہے۔ اپنے ہمدرد۔ وزیر اور افسر اپنے ملک اور اہلِ ملک کی بہتری اور فلاح کے لئے محنت کر رہے ہیں۔ اور سب کی خوشحالی چاہتے ہیں۔ اس لئے ایسے شبہات اپنے دلوں سے بالکل نکال دینے چاہئیں۔ باقی رہی راز داری۔ تو یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ ہر کسان کے اعداد و شمار صیغہ راز میں رکھے جائیں گے "زرعی اعداد و شمار" کے قانون کی دفعہ ۱۱ میں صاف بتا دیا گیا ہے۔ کہ اس سلسلے میں جتنی معلومات فراہم ہوں گی۔ وہ بالکل خفیہ رکھی جائیں گی۔ اور کسی جھگڑے تنازعے میں بطور شہادت پیش نہ کی جا سکیں گی۔

کسانوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ فراہمی معلومات صرف ہمارے ملک ہی میں نہیں ہو رہی ہے۔ بلکہ آئندہ سال کوئی سو ملکوں میں اقوامِ متحدہ کے "غذا اور زراعت کے کمیشن" کے ماتحت یہی کام ہو رہا ہے جب ان تمام ملکوں کے اعداد و شمار فراہم ہو جائیں گے۔ اور سب کی رپورٹیں اقوامِ متحدہ میں پہنچ جائیں گی۔ تو ان سے پوری دنیا کی غذائی ضروریات کا جائزہ لیا جائیگا۔ گویا اس کام میں پورا تعاون کر کے پاکستان کے کسان صرف اپنے ملک ہی کی خدمت انجام نہ دیں گے۔ بلکہ پوری دنیا کے غذائی مسئلے کے حل میں مدد دیں گے۔

زرعی اعداد و شمار کے متعلق ہم نے تمام ضروری باتیں اپنے کاشتکار بھائیوں کی خدمت میں عرض کر دی ہیں۔ اب انہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ یہ کام کس قدر اہم اور ضروری ہے۔ اس فراہمی کے بعد کھیتی باڑی کے متعلق اور دیہاتی آبادی کی زندگی کے متعلق ہر چیز حکومت کے سامنے آئینہ ہو جائے گی۔ اور وہ ملک کی اس نوّے فیصدی آبادی کے سود و بہبود کے متعلق نہایت صحیح اور مؤثر پروگرام بنا سکے گی کسانوں کو چاہیئے کہ آزاد اور ذمہ دار شہریوں کی طرح اس کام میں حکومت کے ساتھ خوشدلی کے ساتھ تعاون کریں۔ اور کسی قسم کی معلومات مہیا کرنے میں دریغ نہ کریں۔ اس میں سب سے پہلے تو خود انہی کا بھلا ہے۔ ان کی کھیتی باڑی میں جو مشکلات اور رکاوٹیں ہیں۔ وہ حکومت کے علم میں آئیں گی۔ اور ان کو دُور کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس سے کاشتکاروں کی آسائش اور آمدنی میں اضافہ ہو گا۔ **دُوسرے** غذائی اجناس کی پیداوار بڑھ جائے گی۔ اہلِ ملک کو اشیائے خوردنی وافر اور ارزاں دستیاب ہو سکیں گی۔ راشن بندیوں کی ضرورت نہ رہے گی۔ ملک ہر سال دُوسرے ملکوں سے لاکھوں ٹن غلّہ درآمد کر کے زیرِ بار نہ ہوا کریگا۔ اور یہی روپیہ ملک کی تعمیری ضروریات میں کام آئے گا۔ **تیسرے** کاشتکاروں کی خوشحالی سے شہری آبادیاں زیادہ سے زیادہ نفع حاصل کریں گی۔ اور ملک بھر میں ایک عام طمانیت اور فارغ البالی کا دَور شروع ہو جائیگا۔

ہمیں اپنے ملک کے زمینداروں۔ کاشتکاروں اور دُوسرے زرعی کارکنوں سے پُوری اُمید ہے کہ وہ اس نہایت مفید تعمیری اور قومی کام میں حکومت اور اس کے افسروں اور اہلکاروں کی پُوری مدد کریں گے کیونکہ پاکستان قائم ہو جانے کے بعد ان کو اپنی آزاد شہریت کا احساس ہو رہا ہے اور خصوصاً موجودہ "انقلابی حکومت" کے قیام سے جس نے کاشتکاروں کو اُن کے صدیوں کے حقوق دلوائے ہیں۔ انہیں یقین ہو گیا ہے۔ کہ یہ حکومت جو تدبیر کرے گی۔ ہماری بہتری کے لئے کرے گی

کیرالا میں کمیونسٹوں نے چھبیس ۲۶ اور متحدہ محاذ نے نواسی ۸۹ نشستیں حاصل کر لیں

نئی دہلی ۴ فروری :۔ کیرالا کے عام انتخابات میں کمیونسٹوں کے خلاف کانگرس، پرجا سوشلسٹ اور مسلم لیگ پر مشتمل متحدہ محاذ کی پوزیشن اور مستحکم ہو گئی ہے۔ ابھی چھ نشستوں کے نتیجہ کا اعلان باقی ہے۔ لیکن اس وقت تک کی پارٹی پوزیشن سے یہ پتہ چلتا ہے۔ کہ کمیونسٹ پارٹی کو بہت بڑی شکست ہوئی ہے

اب تک متحدہ محاذ کو نواسی ۸۹ نشستیں مل چکی ہیں جن میں سے کانگرس ساٹھ پر جا سوشلسٹ پارٹی انیس اور مسلم لیگ دس پر قابض ہوئی ہے۔ کمیونسٹ پارٹی کو چھبیس نشستیں ملی ہیں۔ پانچ نشستوں پر آزاد امیدوار کامیاب ہوئے ہیں۔ جن میں سے دو ایسے ہیں جو کمیونسٹوں کی امداد سے کامیاب ہوئے ہیں۔ انتخابات میں صوبے کی سابق کمیونسٹ وزارت (جسے بھارتی صدر نے گذشتہ جولائی میں برطرف کر دیا تھا) کے چھ ارکان ہار گئے ہیں۔ اس وزارت کے صرف چار ارکان کامیاب ہوئے ہیں جن میں مسٹر نمبو دری پد سابق وزیر اعلیٰ بھی شامل ہیں۔ انتخابات میں کمیونسٹ اور غیر کمیونسٹ گروہوں میں کئی جھگڑے بھی ہوئے۔ کل ایک تصادم میں ایک شخص ہلاک اور پانچ شدید زخمی ہوئے۔

عام انتخابات کے لئے اکیس ہزار پولیس کانسٹیبلوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ ان میں سے چار ہزار میسور، آندھرا اور مدراس سے لائے گئے تھے۔ نئی دہلی کی ایک اور اطلاع کے مطابق کل وہاں کانگرس کی مرکزی پارلیمانی پارٹی کا اجلاس منعقد ہوگا جس میں کیرالا میں کانگرس وزارت کے قیام کے سوال پر غور کیا جائیگا۔

کالمپانگ میں کمیونسٹ چین کا پراپیگنڈہ

نئی دہلی ۴ فروری، گذشتہ چند روز میں بھارتی پولیس نے ہندوستان و تبت کی سرحد پر کالمپانگ میں چینی پراپیگنڈہ کا کافی مواد پکڑا ہے۔ اس لٹریچر میں کہا گیا ہے۔ میکموہن لائن کو ہندوستان اور چین کی سرحد کی حیثیت حاصل نہیں، یاد رہے کہ وہ ہندوستان کے خلاف چینی پراپیگنڈے کی مہم برداشت نہیں کریگی۔ چنانچہ اس اعلان پر عمل کرتے ہوئے کالمپانگ میں مختلف مقامات پر چھاپے مارے گئے اور بھارت کے خلاف پراپیگنڈے کا لٹریچر پکڑ لیا گیا۔

جنوبی افریقہ کی پالیسی کی مخالفت

کیپ ٹاؤن ۴ فروری :۔ مسٹر میکملن وزیراعظم برطانیہ نے جنوبی افریقہ کی پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے مشترک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت جنوبی افریقہ نے جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے برطانیہ اس کی بعض باتوں کی حمایت نہیں کر سکتا۔ اور اگر برطانیہ نے ان امور کو چھیڑنا شروع کر دیا ہے جو اس کی پالیسی کے ستون کہلاتے ہیں۔ اس سے پیشتر وزیر اعظم جنوبی افریقہ جس پالیسی پر عمل کر رہا ہے، اور اس کے خیال میں جنوبی افریقہ کے لئے بڑی سودمند ہے۔

ڈاکٹر سکارنو بلغاریہ جائیں گے

جکارتہ ۴ فروری انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر عبدالرحیم سکارنو نے بلغاریہ جانے کی دعوت قبول کر لی ہے۔ روسی نیوز ایجنسی طاس کا کہنا ہے۔ کہ ڈاکٹر سکارنو اپریل میں اس ملک کا دورہ کریں گے۔ روسی وزیراعظم بھی اگلے مہینے مشرق بعید کے دورہ کے دوران انڈونیشیا جائیں گے۔

اٹھارہ مسافر ڈوب گئے

نئی دہلی ۴ فروری بھارت سے موصول ہونے والی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے۔ کہ نیپالی سرحد پر ٹانکا پور کے قریب اٹھارہ اشخاص ڈوب گئے ہیں یہ بدقسمت مسافر ایک کشتی میں سوار تھے جو اچانک ڈوب گئی۔

سوڈان کا زراعتی وفد لاہور میں

لاہور ۴ فروری سوڈان کے محکمہ زراعت کا تین افراد پر مشتمل وفد کل لاہور سے خرطوم روانہ ہو گیا یہ وفد مسٹر صلاح الدین نوح مسٹر عبداللہ حدوب اور مسٹر میدیسن براڈ کن تھا۔ سوڈانی وفد نے دہلی سے واپس سوڈان جاتے ہوئے چار روز تک لاہور میں قیام کیا، اور اس عرصہ میں انہوں نے ترقی دیہات کی سرگرمیوں کا معائنہ کیا، اپنے قیام کے دوران میں وفد نے شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ اور کھاریاں کے ترقیاتی علاقوں اور تربیت گاہ ترقی دیہات لالہ موسیٰ کا دورہ کیا۔ وفد کے اراکین دیہی ترقی کی رفتار اور خاص کر چاند تارا کلبوں کی سرگرمیوں سے بہت متاثر ہوئے —— ترقیاتی علاقوں کے مختلف دیہات کی چاند تارا کلب نے غیر ملکی مہمانوں کے اعزاز میں خاص اجلاس منعقد کئے۔ اور اپنے ہنروں کا مظاہرہ کیا۔ ترقیاتی علاقہ کے موضع جانی چک کی چاند تارا کلب نے اور بچ سکوٹس بنانے کا مظاہرہ کیا۔ جسے وفد کے ارکان نے بہت پسند کیا۔

لینڈ کمیشن نے زمینداروں کو معاوضہ دینے کی سکیم کا اعلان کر دیا

ہر ضلع میں فاضل اراضی اور معاوضہ کی تفصیلات پر مشتمل رجسٹر تیار کئے جائیں گے

لاہور ۴ فروری مغربی پاکستان کے لینڈ کمیشن نے صوبہ کے بڑے زمینداروں کو ان کی بحق سرکار حاصل کردہ فالتو اراضی کا معاوضہ دینے کی کارروائی کا آغاز کر دیا ہے۔ یہ کارروائی زرعی اصلاحات کے آخری مرحلہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

چیف لینڈ کمشنر پیر احسن الدین نے اس سلسلہ میں ایک سکیم کا اعلان کیا ہے۔ جس کے مطابق صوبہ کے ہر ضلع میں ایک رجسٹر تیار کیا جائے گا جس میں بڑے زمیندار کی بحق سرکار حاصل کردہ اراضی اور اس کے لئے طے شدہ معاوضہ کی پوری تفصیل درج ہوگی۔ معاوضہ کی شرح مارشل لا کے ضابطہ نمبر ۶۴ کے تحت تدریجی ہوگی۔ معاوضہ کی ادائیگی پچیس سال میں ہوگی

ہر متعلقہ زمیندار کو اس رجسٹر کا اچھی طرح معائنہ کرنے کی اجازت ہوگی اور اگر اسے اپنی اراضی سے متعلقہ اندراجات پر اعتراض ہو تو وہ اصلاح کے لئے متعلقہ افسر احکام کی توجہ مبذول کرا سکے گا۔ اس سلسلہ میں ڈپٹی لینڈ کمشنر کے فیصلہ کے خلاف اپیل ہو سکتی ہے اور نظرثانی کی درخواست بھی دائر ہو سکتی ہے۔

متعلقہ ذرائع کے بیان کے مطابق ہر ضلع میں ان رجسٹروں کی تکمیل ۲۵ فروری تک ہو گی۔ متعلقہ زمیندار اپنے اعتراضات ۱۰ مارچ ۱۹۶۰ء تک پیش کر سکتے ہیں۔ اور پھر ان اعتراضوں کے فیصلوں کے بعد رجسٹر کو ۳۰ اپریل ۱۹۶۰ء تک قطعی صورت دی جائے گی یہ امر قابل ذکر ہے کہ صوبائی لینڈ کمیشن قبل ازیں زمینداروں کی فالتو اراضی کو بحق سرکار حاصل کر کے اسے مستحق مزارعین میں تقسیم کرنے کی کارروائی کے کئی مراحل طے کر چکا ہے۔ ان مزارعین سے اراضی کی مقررہ قیمت کی وصولی بھی پچیس سال پر مساوی قسطوں کی صورت میں ہو گی۔

ملک حق نواز ٹوانہ کو پانچ سال قید اور ۲۰ بیس ہزار روپے جرمانہ

لاہور ۴ فروری خاص فوجی عدالت نے ملک حق نواز ٹوانہ سابق ڈی آئی جی پولیس کراچی کو پانچ سال قید سخت اور بیس ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے جرمانہ نہ ادا کرنے کی صورت میں انہیں مزید ایک سال قید سخت بھگتنا پڑے گی۔ عدالت نے انہیں بی کلاس دینے کی سفارش کی ہے۔

ان پر مارشل لا کے ضابطہ نمبر ۳ کے تحت اس الزام میں مقدمہ چلایا گیا تھا کہ انہوں نے اپنے عہدے میں اڑتیس ہزار روپیہ بطور رشوت وصول کیا ہے، عدالت نے رشوت کے دو واقعات میں انہیں مجرم قرار دیا ہے آج ملزم کو پولیس کی گاڑی میں ڈسٹرکٹ جیل میں پہنچا دیا گیا، انہوں نے جیل جانے سے پیشتر عدالت سے درخواست کی تھی کہ مجھے اے کلاس دی جائے۔

ملک حق نواز ٹوانہ پر حسب ذیل الزامات عائد تھے

(۱) مسٹر ٹوانہ جب کراچی میں ڈی آئی جی پولیس کی حیثیت سے ملازم تھے، انہوں نے تیرہ اکتوبر اور اٹھارہ اکتوبر ۵۸ء کے درمیان ذیل کے اشخاص سے نقدی اور جنس کی صورت میں اسی بنا پر رشوت لی تھی کہ انہیں سولہ اکتوبر کو رہا کیا گیا تھا۔ اس سے پیشتر انہیں تیرہ اکتوبر کو گرفتار کیا گیا تھا

(۱) حسن علی ولد نذیر علی۔ نقد بیس ہزار، جنس جس کی قیمت ساڑھے چھ سو روپے تھی (۲) عثمان ولد عبدالکریم نقد سات ہزار روپیہ (۳) احمد ولد عبدالغنی نقد سات ہزار روپیہ، کپڑا دو ہزار ایک سو روپیہ رولیکس گھڑی جس کی قیمت نو سو روپیہ تھی (۴) جان محمد ولد حاجی محمد عثمان نقد پانچ ہزار روپیہ (۵) قاسم ولد علی نقد ۲۱۵/- روپے (۶) عثمان غنی ولد یوسف نقد ۲۰۰/- (۷) کپڑا قیمتی ۵۰۰/- (۸) ۸۰۰/- روپے کی دس طلائی پڑیاں (۹) سونے کی دو انگوٹھیاں ان میں ایک پر ”ایچ این“ لکھا تھا۔ ایک لونگ جس میں ہیرے جڑے ہوئے تھے آٹھ سو روپیہ کا خشک میوہ

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۳)

کے گراں خریدے جانے کا افسوس نہیں بلکہ افسوس اس امر کا ہے کہ اس کا اثر دیانت اور امانت پر پڑتا ہے۔ میں نے اگر پندرہ بیس سال میں بچوں کی شادی کے موقع پر پندرہ بیس روپے کی مٹھائی لے لی تو خواہ وہ مجھے گراں ملی۔ مجھ پر اس کا کیا اثر ہو سکتا ہے۔ ایسا موقع روز روز تو نہیں آتا۔ مگر یہاں سوال اشیا کی گرانی کا نہیں بلکہ قوم کی دیانت و امانت کا ہے۔ پس یہ دلیل کام نہیں دے سکتی کہ ہم نے کب روز روز ایسی اشیاء خریدنی ہیں کہ ہم اس کا دوسروں سے مقابلہ کریں۔ مگر یہاں سوال یہ ہے کہ بعض لوگوں کی دیانت کا پہلو کمزور ہوتا ہے اور جب اقوام کے بعض افراد کی دیانت کمزور ہو جائے تو دوسروں پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے اور وہ بھی خیانت کرنے لگ جاتے ہیں۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ باقی کاموں کی طرح مقامی انجمنیں اس امر کی طرف بھی توجہ کریں گی“

اعلائے کلمۂ حق کیلئے مکرم امین اللہ خاں سالک کی امریکہ روانگی

(بقیہ صفحہ اوّل)

کے ہار پہنائے اور ان سے باری باری مصافحہ و معانقہ کیا۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے ان کے بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچنے اور حصولِ مقاصد میں کامیابی کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ جونہی گاڑی حرکت میں آئی احباب جماعت نے نعرۂ تکبیر اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ حضرت فضل عمر زندہ باد۔ مبلغ امریکہ زندہ باد کے پرجوش نعرے لگا کر آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ بعض احباب چنیوٹ تک اور بعض لائل پور تک آپ کے ہمراہ گئے اور وہاں پہنچ کر آپ کو الوداع کہا۔

لائلپور ریلوے اسٹیشن پر جماعت احمدیہ لائلپور کے بہت سے احباب آپ کو الوداع کہنے کے لئے پہلے سے موجود تھے اور بالخصوص محترم جناب صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب بھی جو آجکل لائلپور گئے ہوئے ہیں تشریف لائے ہوئے تھے۔ لائلپور ریلوے اسٹیشن پر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے جو ربوہ سے لائلپور تک آپ کے ہمراہ تشریف لے گئے تھے اجتماعی دعا کرائی۔

مؤرخہ ۳۰ر جنوری کی شام کو وکالتِ تبشیر کی طرف سے مکرم سالک صاحب کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب منعقد کی گئی تھی جس میں دیگر احباب کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض صحابہ اور دیگر بزرگان سلسلہ نے بھی شرکت فرمائی۔ اس موقع پر محترم جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر اصلاح و ارشاد نے اجتماعی دعا کرائی۔ اسی شب ہوسٹل جامعہ احمدیہ کے طلبہ نے آپ کے اعزاز میں ایک عشائیہ ترتیب دیکر آپ کی خدمت میں الوداعی ایڈریس پیش کیا۔

مکرم سالک صاحب محترم خان عبدالمجید خاں صاحب آف ویرووال حال ربوہ کے صاحبزادے اور مکرم پروفیسر بشیر احمد خانصاحب آف تعلیم الاسلام کالج کے برادر خورد ہیں۔ آپ گریجوایٹ ہی نہیں بلکہ جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل ہیں اس طرح آپ نے انگریزی اور دینی علوم دونوں کا مطالعہ کیا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بخیریت منزلِ مقصود تک پہنچائے۔ سفر و حضر میں آپ کا حامی و ناصر ہو اور آپ کو امریکہ میں اسلام کی نمایاں رنگ میں خدمت بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

درخواست دعا

میرا چھوٹا لڑکا عزیزم ہدایت اللہ چند دن ہوئے سیڑھی سے گر پڑا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کا ایک بازو ٹوٹ گیا ہے۔ اور ایک ٹانگ میں شدید ضربات آئی ہیں۔ اور گہرا زخم ہو گیا ہے۔ علاج کے نتیجہ میں بازو کی حالت قدرے بہتر ہے۔ لیکن ٹانگ کا زخم پیپ بھر جانے کی وجہ سے تشویشناک صورت اختیار کر گیا ہے۔ احباب جماعت سے عزیز موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد مندانہ درخواست دعا ہے۔

(خاکسار:۔ ولایت حسین دکاندار ربوہ)